سوال

(100)جہری نماز میں امام کا سکتہ کرنا تاکہ مقتدی فاتحہ پڑھ لے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ فاتحہ کے بعد امام کے کچھ دیر کے لئے وقوف کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے تاکہ مقتدی فاتحہ پڑھ سکے اور اگر امام یہ وقفہ نہ کرے تو پھر مقتدی فاتحہ کس وقت پڑھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات کی کوئی صحیح اور صریح دلیل نہیں ہے کہ امام سکوت اختیار کرے تاکہ جہری نماز میں مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ سکے، مقتدی کو چاہئے کہ وہ اس وقت فاتحہ پڑھے جب امام قرات کے درمیان سکوت کرے اور اگر امام قرات کے درمیان سکوت نہ کرے تو مقتدی کو چاہئے کہ فاتحہ کو اپنے جی میں پڑھ لے خواہ امام قرات ہی کیوں نہ کر رہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہو جائے کیونکہ نبی ﷺ کے حسب ذیل ارشاد کے عموم کا تقاضا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کو ہر رکعت میں پڑھا جائے :

((لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب)) (متفق علیه)

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا ''جی ہاں'' فرمایا :

((لاتفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب' فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرابہا))

(مسند احمد' سنن ابی داود' و صحیح ابن حبان باسناد حسن)

''سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (احمد' سنن ابی داود' ابن حبان، اس کی سند حسن ہے)

یہ دونوں حدیثیں حسب ذیل ارشاد باری تعالی اور ارشاد نبوی کے عموم کی تخصیص کر دیتی ہیں۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الاعراف ۲۰۴/۷)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

‘‘امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہذا اس سے اختلاف نہ کرو، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو۔’’

(صحیح مسلم)

فتاویٰ ابن باز